3854 ـ غير مسلم كو صدقہ دينا

سوال

1 ـ كيا غير مسلموں كو صدقہ دينا جائز ہے، اور خاص كر امريكہ جيسے ملك ميں ؟
2 ـ كوئى شخص (ميرے خيال ميں وہ مسلمان ہے) سوال كرے، اور كچھ معين رقم مانگ رہا ہو تو اس جيسى حالت ميں ہميں كيا كرنا چاہيے؟ ميرى گزارش ہے كہ اگر مانگنے والا غير مسلم ہو تو پھر اس كى بھى وضاحت كر ديں؟
3 ـ كيا اگر مانگنے والا نشئى اور شرابى ہو تو كيا مندرجہ بالا دونوں سوالوں ميں بھى يہى حكم لاگو ہو گا؟ كيونكہ ممكن ہے وہ اس رقم سے نشہ آور اشياء يا شراب خريدے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ غير مسلم فقراء و مساكين كو نفلى صدقہ و خيرات دينا جائز ہے اور خاص كر جب وہ قريبى عزيز اور رشتہ دار ہوں ليكن شرط يہ ہے كہ وہ ہمارے خلاف جنگ كرنے والوں ميں شامل نہ ہوں، اور ان ميں سے كسى نے ايسى زيادتى نہ كى جس كى بنا پر ان كے ساتھ احسان كرنا ممنوع ٹھرے، اور فرضى زكاۃ و خيرات انہيں دينا جائز نہيں ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

جن لوگوں نے تم سے دين كے بارہ ميں لڑائى نہيں لڑى اور تمہيں جلاوطن نہيں كيا ان كے ساتھ حسن سلوك كرنے، اور منصفانہ برتاؤ كرنے سے اللہ تعالى تمہيں نہيں روكتا، بلكہ اللہ تعالى تو انصاف كرنے والوں سے محبت كرتا ہے.

اللہ تعالى تمہيں صرف ان لوگوں سے محبت كرنے سے روكتا ہے جنہوں نے تم سے دين كے بارہ ميں لڑائى لڑى اور تمہيں جلاوطن كيا، اور جلاوطن كرنے والوں كى مدد كى، جو لوگ ايسے كفار سے محبت كريں وہ قطعا ظالم ہيں الممتحنۃ (8 ـ 9).

اور اسماء بنت ابى بكر رضى اللہ تعالى عنہا كى مندرجہ ذيل حديث كى بنا پر وہ بيان كرتى ہيں كہ:

" ميرى والدہ اپنے والد كے ساتھ ميرے پاس آئى جو كہ مشرك تھى ـ اس معاہدے كى مدت كے دوران جب نبى كريم صلى اللہ عليہ و سلم نے قريش كے ساتھ معاہدہ كيا تھا ـ تو ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے دريافت كيا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميرے پاس ميرى والدہ رغبت ركھتے ہوئے ـ مدد طلب كرنے ـ آئى ہے،

تو کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اس سے صلہ رحمی کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2946).

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایك یہودی عورت نے ان سے مانگا تو انہوں نے اسے دے دیا، تو وہ یہودی عورت کہنے لگی: اللہ تعالی آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے، تو عائشہ رضی اللہ تعالی نے اسے عجیب سمجھا، جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہیں کہا: تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں: پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد ہمیں فرمایا: ان کی طرف وحی آئی ہے کہ تم اپنی قبروں میں آزمائش اور فتنہ میں ڈالے جاؤ گے"

مسند احمد حدیث نمبر (24815).

تو یہ دونوں حدیثیں کافر کو صدقہ دینے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں.

اور کفار فقراء کو زکاۃ دینی جائز نہیں ہے، کیونکہ زکاۃ صرف انہیں دی جاسکتی ہے جو آیت مصاریف زکاۃ میں فقراء و مساکین وغیرہ ذکر ہوئے ہیں.

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نفلی صدقہ و خیرات میں سے مشرك کو دینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن فرضی زکاۃ و صدقہ وغیرہ میں اس کا کوئی حق نہیں، اور اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور وہ کھانا کھلاتے ہیں الآیۃ

دیکھیں: کتاب الام للشافعی جلد (2).

اور مسلمان فقراء و مساکین کو صدقہ و خیرات دینا افضل اور بہتر ہے؛ کیونکہ انہیں صدقہ دینے میں اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری میں ان کی معاونت ہے، اور ان کے دینی اور دنیاوی امور میں ان کی معاونت ہو گی، اور پھر اس میں مسلمانوں کے مابین آپس میں ترابط و تعلقات بھی پیدا ہوتے ہیں، اور خاص کر آج کے دور میں تو مسلمان فقراء مالداروں سے زیادہ تعداد میں ہیں، اللہ تعالی ہی مدد کرنے والا ہے.

2 ـ اگر مال مانگنے سوال کرنے والا شخص مسلمان ہو، اور وہ محتاج ہے اور آپ اس کی محتاجگی کا یقین بھی کر چکے ہیں تو پھر جو کچھ صدقہ و خیرات سے آپ کے پاس میسر ہو اسے دے دیں، اور اسی طرح اگر غیر مسلم بھی ہو.

لیکن مسلمان محتاجوں کے لیے افضل اور بہتر تو یہی ہے کہ وہ راستوں اور چوراہوں پر سوال کرنے سے اجتناب کریں ـ اور اگر اس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو ـ تو پھر انہیں اسلامی خیراتی تنظیموں کے دفاتر میں جانا چاہیے تو فقراء و محتاج لوگوں میں صدقہ و خیرات تقسیم کرنے کا کام کرتی ہیں، اور اسی طرح مستحقین تك صدقہ و خیرات پہنچانے کے لیے لوگوں کو با اعتماد خیراتی تنظیموں کی مدد و معاونت کرنی چاہیے.

3 ـ لیکن اگر مال کا سوال کرنے والا شخص ـ چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر ـ کسی حرام کام یا حرام چیز کی خریداری کے لیے مال مانگ رہا ہے، یا وہ اس مال کو کسی حرام فعل میں صرف کرے گا تو اسے یہ صدقہ و خیرات دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ ایسا کرنے میں حرام فعل کے ارتکاب میں اس کی معاونت و مدد ہو گی.

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی معصیت اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو .

واللہ اعلم .